B.A. I Paper I

پریم چند کے افسانہ ''قاتل کی ماں'' کا فنی جائزہ پیش کیجئے۔ (واردات)

جواب:- پریم چند کا افسانہ ''قاتل کی ماں'' اس وقت تخلیق ہوا جب ہندوستان میں تحریک آزادی زور شور سے چل رہی تھی اور اس تحریک کے لئے ۱۸۸۵ء میں ''انڈین نیشنل کانگریس'' وجود میں آئی۔ یہ ایک اعتدال پسند جماعت تھی اور مہاتما گاندھی جب اس جماعت سے قریب ہوئے تو اعتدال پسندی میں مزید اضافہ ہوا۔ نوجوانوں کا خون گرم تھا۔ جس کے نتیجہ میں مختلف شدت پسند جماعتیں پیدا ہوئیں، جن میں ایک جماعت ''فارورڈ بلاک'' تھی۔ اسے نیتاجی سبھاش چندر بوس کی سرپرستی ملی۔ اس جماعت کا مقصد ہی یہ تھا کہ ہندوستان سے انگریز سیدھے ڈھنگ سے نہیں جائیں گے اس لئے قتل و غارت کا بازار گرم کردو۔ اس تحریک کو اس وقت تقویت حاصل ہوئی جب جلیان والا باغ میں ایک انگریز افسر ڈائر کے حکم سے عام جلسہ پر گولیوں کی بارش ہوئی جس میں عورتیں اور بچے ہلاک ہوئے۔ ہندوستانیوں میں انتقام کی آگ بھڑک اٹھی اور سردار بھگت سنگھ نے اس کا کام تمام کیا۔

پورے ملک میں سردار بھگت سنگھ جیسے نوجوان مادر وطن کی آزادی کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے اور دوسری طرف مہاتما گاندھی اہنسا اہنسا کی آواز بلند کرتے رہے۔ پریم چند بھی گاندھی وادی تھے ہاتھ میں قلم تھا، اس لئے نوجوان کو تشدد سے روکنے کے لئے اسی رنگ و آہنگ کے افسانے لکھنے لگے۔ ایسے افسانوں میں میرے پیش نظر دو افسانہ ہے جن کا مزاج ایک دوسرے سے بالکل ملتا جلتا ہے۔ ایک ''قاتل'' اور دوسرا ''قاتل کی ماں'' اس وقت مجھے ''قاتل کی ماں'' کے سلسلہ میں اظہار خیال کرنا ہے۔

اس افسانہ میں صرف دو کرداروں کا نام آیا ہے۔ ایک رامیشوری اور دوسرے اس کا بیٹا ونود۔ کہانی رامیشوری کے خواب سے شروع ہوتی ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے کہ مستقبل میں کسی اہم واقعہ کی خبر اکثر نیک طبیعت لوگوں کو خواب کے ذریعہ ہو جاتی ہے۔ رامیشوری نے خواب میں دیکھا کہ اس کے لڑکے ونود نے کسی افسر کو قتل کیا ہے۔ جب صبح کو اپنے بیٹے سے خواب بیان کیا تو اس کے دل میں تو پہلے سے ہی یہ بات تھی۔ اس لئے وہ ماں کی نصیحت نہیں مانتا ہے اور دھرم پر بھی اس کا اعتماد نہیں ہے۔ آخر وہ سویرے سے ہی گھر سے نکل پڑا۔ اور جب آدھی رات پلٹ کر نہ آیا تو ماں کے دل میں اندیشے بڑھے اور خواب حقیقت بن کر اس کے سامنے آنے لگا۔ آدھی رات کے بعد ونود گھر پلٹا۔ اس کی ہیبت دیکھ کر ماں سمجھ گئی کہ اس نے وہی کچھ کیا ہے جو اس نے خواب میں دیکھا تھا۔ ماں سمجھانے

Scanned with CamScanner

لگی مگر ونود کو اس سلسلہ میں ماں کی کوئی بات پسند نہ تھی۔ اس لئے الٹے پاؤں واپس چلا گیا اور کہیں روپوش ہو گیا۔

پولیس شبہ کی بنا پر آٹھ دس دوسرے نوجوانوں کو پکڑ کر لے گئی۔ رامیشوری کو یہ بات پسند نہ آئی کہ صرف اس کا ایک لال بچ جائے اور یہ سب بے گناہ پھانسی چڑھیں۔ جس کے نتیجہ میں رامیشوری نے عدالت میں جا کر اپنے بیٹے کا اقرار جرم کیا اور اسی وقت ونود نے اپنی ماں کے کلیجہ میں بھی خنجر اتار دیا۔

یوں تو کہانی نہایت سلجھی ہوئی اور افسانہ کی تکنیک پر پوری اترتی ہے لیکن ایک چیز سمجھ میں نہیں آتی ہے کہ پریم چند نے ایسا کیوں لکھا؟ ماں کیسی ہی سخت دل ہو لیکن اپنی اولاد کو جان بوجھ کر پھانسی کے تختہ پر نہیں بھیج سکتی ہے۔ یہ بات بالکل غیر فطری معلوم ہوتی ہے۔ رامیشوری ایک ماں ہے۔ بہت زیادہ با کردار اور سچی دکھلانا تھا یہ تو دکھلاتے کہ رامیشوری نے عدالت میں قتل کا الزام اپنے سر لے لیا۔ بعد میں نتیجہ جو بھی ہوتا مگر ایک ماں کے کردار سے ایسی توقع ممکن ہو سکتی ہے نہ کہ اپنے بیٹے کو پھانسی چڑھا دے۔

بہر حال، یہ افسانہ اپنے عہد اور ماحول کے اعتبار سے بہت اچھا ہے۔

***

Scanned with CamScanner